126051 ـ كافره عورت سے زنا كرنےكے بعد شادى كرنا

سوال

ايك شخص نے كافره لڑكى سے زنا كا ارتكاب كيا اور اب وہ اس لڑكى كے ساتھ مرتبط ہے، يہ لڑكى اب تك مسلمان نہيں ہوئى، كيا يہ شخص منافق شمار ہو گا كيونكہ وہ ايك مسلمان خاندان كى طرف منسوب ہے اور اس كى بيوى غير مسلم ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

زنا كبيره گناہ ہے اور اس كے مرتكب شخص اللہ سبحانہ و تعالى نے المناك عذاب كى وعيد سنائى ہے، اس ليے جو شخص بھى اس گناہ كا مرتكب ٹھرے اسے اس سے سچى و پكى توبہ كرنى چاہيے، اور اسے يہ معلوم ہونا چاہيے كہ اللہ سبحانہ و تعالى بندے كى توبہ سے بہت زيادہ خوش ہوتا ہے، حالانكہ وہ اس كى توبہ سے غنى ہے.

اس ليے اس شخص كو اپنے گناہ سے توبہ كرنى چاہيے، اور اس كو اپنے كيے پر شديد قسم كى ندامت بھى كرنا ہو گى اور عزم كرے كہ آئندہ وہ اس گناہ كا ارتكاب نہيں كريگا.

اور اس نے جو زنا كے بعد اس سے شادى كرنے كا عمل كيا ہے اس كے متعلق گزارش ہے كہ:

اگر تو اس نے اپنے اس فعل پر توبہ نہيں كى، اور نہ ہى اس عورت سے زانيہ كا نام دور ہوا ہے تو ان دونوں كا نكاح صحيح نہيں؛ كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى نے كافر عورتوں ميں سے عفت و عصمت نہ ركھنے والى عورت سے شادى كرنا حرام كيا كيونكہ وہ عفت و عصمت كى مالك نہيں، حتى كہ اگر مرد نے خود توبہ كر لى ہو اور رجوع كر ليا ہو.

جيسا كہ ظاہر ہوتا ہے كہ اس نے ابھى تك توبہ نہيں تو پھر كيا حالت ہو گى؟!

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

سب پاكيزہ چيزيں آج تمہارے ليے حلال كى گئيں اور اہل كتاب كا ذبيحہ تمہارے ليے حلال ہے، اور تمہارا ذبيحہ ان كے ليے حلال ہے، اور پاكدامن مسلمان عورتيں اور جو لوگ تم سے پہلے كتاب ديے گئے ہيں ان كى پاكباز دامن عورتيں بھى حلال ہيں، جبكہ تم ان كے مہر ادا كرو، اس طرح كہ ان سے باقاعدہ نكاح كرو، يہ نہيں كہ علانيہ زنا كرو، يا پھر پوشيدہ بدكارى كرو، منكرين ايمان كے اعمال ضائع اور اكارت ہيں اور آخرت ميں وہ خسارہ پانے والوں ميں سے

ہیں المآئدۃ (5).

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

قولہ: اور ان لوگوں کی پاکدامن عورتیں جنہیں تم سے قبل کتاب دی گئی .

ایك قول ہے کہ: اس سے آزاد پاکدامن عورتیں مراد ہیں لونڈیاں نہیں، اسے ابن جریر نے مجاہد سے بیان کیا ہے، اور مجاہد کا کہنا ہے کہ: المحصنات: آزاد عورتیں ہیں، یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے وہ مراد ہو جو اس نے بیان کیا ہے، اور یہ بھی احتمال ہے کہ آزاد سے مراد عفیف و پاکدامن عورتیں مراد ہیں، جیسا کہ ایك دوسری روایت میں مجاہد سے مروی ہے.

اور یہاں جمہور کا قول بھی یہی ہے، اور یہی بہتر ہے تا کہ اس میں یہ جمع نہ ہو جائے کہ وہ ذمی بھی ہی اور اس کے ساتھ عفت و عصمت کی مالك بھی نہ ہو، تو اس طرح اس کی بالکل ہی حالت خراب ہو.

اور اس کے خاوند کے وہ کچھ حاصل ہو جو ایك مثال میں کہا گیا ہے: " حشفا و سوء کیلۃ " یہ مثال اس کے لیے بیان کی جاتی ہے جس میں دونوں غلط چیزیں جمع ہو جائیں.

آیت سے ظاہر یہ ہوتا ہے کہ محصنات سے مراد زنا سے پاك عفت و عصمت والی عورت ہے، جیسا کہ دوسری آیت میں ہے:

وہ عفت و عصمت کی مالك ہوں اور نہ تو اعلانیہ زنا کرنے والی ہوں اور نہ ہی پوشیدہ دوستیاں لگانے والیاں النساء (25).

دیکھیں: تفسیر ابن کثیر (3 / 42).

اور پھر یہ حکم صرف اہل کتاب کی کافر عورتوں کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ یہ اسی طرح مسلمان عورت کو بھی اس وقت شامل ہو گا جب وہ زانیہ ہو.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے محصنات سے مراد عفت و عصمت والی ہونے کی وجہ سے آزاد عورتوں کا معنی کرنے کی مخالف نہیں کی کیونکہ احصان میں عفت کا معنی پایا جاتا ہے اور انہوں نے اس کے متعلق بحث کرتے ہوئے آخر میں لکھا ہے:

" اور جب اللہ سبحانہ و تعالی نے مسلمانوں اور اہل کتاب میں سے صرف محصنات سے نکاح کرنا مباح کیا ہے، تو پھر زانیہ محصن نہیں اس لیے اللہ تعالی نے ان سے نکاح بھی مباح نہیں کیا "

دیکھیں: مجموع الفتاوی (32 / 121 ـ 122).

اور شیخ عبد الرحمن السعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور فاجر قسم کی عورتیں جو عفت و عصمت کی مالك نہ ہوں ان سے نکاح کرنا مباح نہیں، چاہے وہ مسلمان ہوں یا پھر کتابی عورتیں، حتی کہ وہ توبہ نہ کر لیں، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

زانی مرد زانی یا مشرك عورت کے علاوہ کسی سے نکاح نہیں کرتا .

دیکھیں: تفسیر السعدی (221).

مزید آپ سوال نمبر (85335) اور (96460) اور (104492) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

اس لیے اس مسلمان شخص پر نکاح فسخ کرنا واجب ہے، اور اس کو چاہیے کہ وہ اس عورت سے دور ہو جائے، حتی کہ جب تك وہ دونوں توبہ نہیں کر لیتے، اور اگر وہ توبہ کر لیں تو پھر شرعی طور پر شادی کی شروط کی موجودگی میں ان کا نکاح ممکن ہو سکتا ہے.

اس کے ساتھ ساتھ ہم ـ اگر نکاح فسخ کر کے توبہ کر لے ـ اس کو اس عورت سے شادی کرنے کی نصیحت نہیں کرتے چاہے وہ عورت توبہ بھی کر لے.

اور کتابی عورت کے ساتھ نکاح کرنے والے کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس کتابی عورت کو اسلام قبول کرنے پر مجبور کرے، اور وہ شخص کتابی عورت کے ساتھ نکاح کرنے سے منافق شمار نہیں کیا جائیگا، چاہے کتابی عورت اپنے دین پر ہی باقی رہے، یہ مباح امر ہے.

ہم نے اہل کتاب کی عورتوں کے ساتھ مسلمان شخص کے نکاح کرنے میں پیدا ہونے والی خرابیوں کا سوال نمبر (20227) کے جواب میں تفصیلی بیان کیا ہے آپ اس کا مطالعہ کریں، کیونکہ یہ اہم ہے.

واللہ اعلم .